نُور افشان

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۳- اگست ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۴

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ۱؍

اُردو کی دوسری کتاب ...... ۲؍

اُردو کی تیسری کتاب ...... ۳؍

اُردو کی چوتھی کتاب ...... ۴؍

رومن اُردو کی پہلی کتاب ...... ۲؍

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳؍

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۵؍

فارسی اُردو کا قاعدہ ۹پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا- کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ا؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۱ا؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ہلے
چوتھائی کالم	صہ	ہلے	للعہ
نصف کالم	ہلے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکُول - مِن تصنیف اڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پرتا ثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برناباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۱۲ - فارسی اردو ۱۲ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمار داران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۲ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۳ اگست ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

بمبئی میں ایک چار منزلہ مکان گر گیا ۵ آدمی مر گئے - یہ عمارت صرف ۴ برس کی پرانی تھی - اس میں قریب ۲۰۰ کارخانے مزدور وغیرہ رہتے تھے -

شملہ کے قریب بارش کی وجہ سے مشوبرہ کی سڑک پر جگہ جگہ پہاڑ ٹوٹ گیا ہے - آنا جانا خطرناک ہے -

سکریٹریٹ آفس لاہور کے خزانچی موہن لعل کو چار سال قید سخت اور تین ہزار جرمانہ ہوا -

لاہور میں تجویز ہے کہ فاحشہ عورتوں کے لئے ایک خاص محلہ مخصوص کیا جاوے -

مسٹر اے او ہیوم کی وفات پر تمام صوبوں میں ماتمی جلسے کئے گئے - خواہش ہے کہ یادگار قائم کی جاوے -

پونا کے مسٹر گنیش بلونت نے وظیفہ تعلیم جاپان کے لئے ۲۵۰۰ روپیہ لوکل گورنمنٹ کو ارسال کیا -

وظیفہ ۵۷ روپئے کا ہوگا - ۳ سالہ ہوگا - اس برہمن کو ملیگا جو ٹیکنیکل کیلئے روانہ ہوگا -

سرحدی خبروں سے ظاہر ہے کہ موہاکر و جلال آباد کی سڑک پیر لٹیروں سے خطرناک ہو رہی ہے -

محمد رفیق سوداگر کی اہلیہ حج سے واپس آئیں - دہلی

۷۰۰۰ کے زیور کا بکس گم ہو گیا ہے -

سائینس انسٹیٹیوٹ کے تمام کلارکوں ستریوں چپراسیوں کو ایک ایک ماہ کا نوٹس دیا گیا ہے -

لاسہ کے چینی افسر نے اہل تبت کو ایسی شرطیں پیش کیں جنکی منظوری کی اُمید کرنا مشکل ہے -

دلائی لامہ کی کامیابی بظاہر خطرناک ہے - چین تک تبت کو آزادی نہیں دیگا -

مسلم یونیورسٹی کا نام یونیورسٹی علی گڑھ ہوگا - سر سید مرحوم کی خواہش کے مطابق ہے -

کونسل آئین پنجاب کا آئندہ اجلاس بارنس کورٹ شملہ میں ۲۳ ستمبر کو ہوگا -

سرحدی گوردت سنگھ سبھا لاہور نے مطالبہ کیا - کونسلوں اور کمیٹیوں میں سکھوں کا حصہ منصفانہ ہوگا -

مرحوم شہزادہ ڈیرہ خاں کی میونسپلٹی پر دو لاکھ کا سرکاری قرضہ بقاعدہ خارج کر دینا پڑا -

شملہ میں بارش بافراط ہے - کالکا - شملہ ریلوے پر پٹیلہ پڑا جلدی فرصت لیگئی -

دہلی کے لالہ کشن چند کو حضور شہنشاہ معظم نے اپنے زر دوز کار چوب کا اعزاز بخشا ہے -

کیمبلپور میں امیر نام مشہور ڈاکو پکڑا گیا جس کیلئے اڑھائی ہزار کا انعام مشتہر تھا -

میرٹھ اور انبالہ کے میدان کی مشقی جنگ تین چار دن جاری رہیگی - ماہ دسمبر میں -

صوبجات متحدہ نے مرحوم شاہ قیصر کی یادگار تعمیر کی وہ اکتیس مارچ کو افتتاح کیجائیگی -

کلکتہ میں قطعی فیصلہ کیا گیا ہے کہ آغاز اکتوبر میں ایک سوشیل میلہ منعقد کرینگے -

احاطہ پریس کورٹ کلکتہ میں اہل مدرسہ کے ہنگامہ میں ایک آدمی قتل ہوا ملزم گرفتار ہیں -

۱۴ اگست کے پیغام سے ظاہر ہے کہ جنگ طرابلس کی مصالحت کی اُمیدیں روشن ہیں -

فیصلہ جنگ کی بنیاد کی بابت سوئٹزرلینڈ میں بات چیت کر رہے ہیں - طرابلس اٹلی کو دینگے -

ٹرکی کو بعوض اُسکے دیگر رعائتیں دینگے - گو ہنوز کچھ تحقیق نہیں ہے - زبان خلق نقارۂ خدا -

فرنچ وزیر اعظم سینٹ پیٹرزبرگ میں ہیں - اُن کی گفتگو میں صورت مصالحت پیدا کیجاویگی -

صوفیہ (بلغاریہ) میں قتل عام کاشانہ کی ناراضی پر ایک عظیم الشان نمائش جوش کیگئی ہے -

ایک عظیم جلوس نکالا گیا - سیاہ جھنڈیاں لئے تھے - بازار ہڑتال - گرجا کی گھنٹیاں بجیں -

اخبار کی بہار

مسٹر ٹانٹیگو ۴ اکتوبر کو جہاز مالوجہ پر سوار ہوکر ہندوستان کو روانہ ہونگے۔ برادر لایونل بھی ساتھ ہونگے۔ آپ سیدھے دہلی آئینگے۔ پایۂ تخت کا مرتبہ دیکھینگے۔ اور کونسل آئین ہند کے پہلے اجلاس میں حصّہ لینگے۔ ماہ دسمبر کے تہوار کرسمس کے بڑے ایام میں گوالیار کی سیر کرینگے۔ سری حضور سیندھیا کے مہمان بھی ہونگے۔ ملک برہما بھی دیکھینگے۔ اور ماہ فروری میں واپس انگلستان ہونگے۔ آپ کا دورہ بالکل غیر سرکاری ہوگا۔

ٹرکی کے پولٹیکل آسمان کا آلہ حرارت طوفان کے درجہ پر جا چڑھا ہے۔ بجائے خوشی کے رنجیدہ ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ جاوید بے بوجہ طلعت بے سلونیکہ کو چلدیے۔ وہاں اپنے لیڈروں سے مشورہ کرینگے۔ مجلس وزرات نے ان دونوں حضرات کو گرفتار کرنے کی ٹھانی ہے۔ وہ نوجوان ترکی پارٹی کے ممبر ہیں۔

حسال میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ سے دل کا بھی فوٹو لیا جاسکتا ہے۔ نبض کی روانی سانس کے آنے جانے کی حالت اور تمام اندرونی باتیں اس آلہ کے ذریعہ سے معلوم ہوسکینگی۔ اور اس سے دل کی بیماریاں اور انکا معالجہ بھی باآسانی ہوسکیگا۔ اس کا نام سیلوگراف رکھا گیا۔

ہمعصر افغان رقمطراز ہے کہ یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جاویگی کہ بمبئی کے وکٹوریہ سٹیشن پر تیسرے درجہ کی پردہ نشین مستورات کے لئے مسافر خانہ بننے کی منظوری حاصل ہوچکی ہے۔ اس قسم کے پردہ دار مسافر خانے ہر سٹیشن پر تو نہیں بن سکتے۔ مگر بڑے بڑے سٹیشنوں پر ان کے بننے میں کوئی معقول اعتراض نظر نہیں آتا۔ اُمید ہے کہ اس نیک تحریک کی تقلید جلد تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر کیجاویگی۔

مسٹر ہربرٹ سموئیل کے پاس ایک ڈیپوٹیشن اخباروں کی طرف سے بھیجا گیا جس میں یہ بحث تھی کہ سب اخباروں کا محصول ڈاک خانوں میں یکساں کردیا جائے۔

فرانس کے پریذیڈنٹ نے معہ اپنے وزیر کے پرنس آف ویلز کے ساتھ ضیافت کھائی اور بعد کو پریذیڈنٹ نے اُن کو گرینڈ کروس آف دی لیجن آف آنر عطا کیا۔

پنجاب کے ایک پُرانے ڈپٹی کلکٹر ملک قطب الدین خان نے جوار ایسی بوئی ہے جس میں گنے کے قریب مٹھاس ہے۔ اور ان سے بیج لیکر اکثر لوگ لائل پور وغیرہ میں آزمائش کر رہے ہیں۔

پنجاب کی گورنمنٹ نے امسال ارادہ کیا ہے کہ لندن کو پنجاب سے کھجور کا پھل بھیجا جاوے۔ تاکہ اس کی آزمائش وہاں کے بازاروں میں ہووے۔ اب تک پنجاب سے کھجور ولایت کو کبھی نہیں گئے تھے۔

انگلستان کی ایک فیکٹری میں آگ لگی۔ آٹھ لڑکیاں جو کام کرتی تھیں جلکر مرگئیں۔ اور پانچ یا چھ ہسپتال میں ہیں۔

کراچی سے خبر آئی ہے کہ جودھپور بیکانیر ریلوے میں بارش کی وجہ سے لائن کے اوپر مٹی چڑھ گئی۔ اور ایک مالگاڑی اُس پر سے گذرنے میں لائن پر سے اتر گئی۔ دس بارہ گاڑیاں ایک دوسری پر چڑھ کر چکنا چور ہوگئیں۔ ایسا کہ لائن کی صفائی میں ایک ہفتے سے زیادہ صرف ہوا۔

روس کی ایک فوج نے جو ترکستان کے قریب تھی غدر کیا۔ اور صبح سے شام تک ۱۳۰ لوگ بندوقیں وغیرہ چلاتے رہے۔ جس میں دو آدمی مرے اور چار افسر اور ۱۲ سپاہی زخمی ہوئے۔

یوریشین رجمنٹ کے قائم ہونے کے لئے دریافت کیا گیا ہے۔ آیا کافی لوگ اس میں شریک ہونے والے ہیں یا نہیں خانگی کی تنخواہ تیس یا چالیس روپیہ ہوگی اور اس کے علاوہ اُنکو کھانا وغیرہ سب ملیگا۔

پنجاب اور ممالک متحدہ میں آبادی کے نقشے مقابلہ کرنے سے معلوم پڑتا ہے کہ ممالک متحدہ میں ۲۴۶۲۸۳۴۴ مرد ہیں۔ جن میں سے ۴۱۸۰۰ کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں اور ۲۲۱۹۲ ہائی سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں پنجاب میں مردوں کی تعداد صرف ۲۰۶۷۱۰۹۹ ہے جن میں ۲۲۷۰ کالجوں میں ہیں اور ۸۹۳۴۴ ہائی سکولوں میں تعلیم نسواں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ممالک میں ۲۲۵۰۷۵۰۴۸ عورتیں ہیں۔ جن میں سے ڈیڑھ فی صدی تعلیم پاتی ہیں۔ پنجاب میں صرف ۸۹۸۲۸۸۹ عورتیں ہیں جن میں سے اڑہائی فی صدی تعلیم پاتی ہیں۔

بارش آجکل ہندوستان میں سب جگہوں میں ہورہی ہے اور مون سون کی رپورٹوں سے اُمید پائی جاتی ہے کہ ابھی ایک دو ہفتے تک تیز بارش رہیگی۔

$56\frac{1}{2}$ کروڑ روپے کے نوٹ آجکل چل رہے ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی آمدنی شروع اپریل سے ۱۳ جولائی تک قریباً ۴۳ لاکھ روپے کی بیشی ہوئی اور نارتھ ویسٹرن ریلوے میں اسی عرصہ میں ۴۵ لاکھ کی بیشی ہوئی۔ پس گذرے سال سے ابدیلوں میں بہت ترقی ہے جس سے ثابت ہے۔ کہ متواتر اچھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

آسام کے چیف کمشنر آج کل بہت کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں کی بیماری جس کا نام کالا آزار ہے کسی طرح مٹ جاوے اور فی الحال کوشش یہ ہے کہ آسام کے جنوبی حصّوں میں نہ پھیل سکے۔

ختن سے خبر آئی ہے کہ چینی ترکستان میں نئی فوجی پولیس نے جگہ بجگہ آگ لگا کر چار ہزار گھروں اور کارخانوں کو جلادیا اور لوٹ لیا۔

جرمنی کے ایک جزیرہ ہریچین میں بندرگاہ کے کنارے بہت سے لوگ کھڑے جنگی جہاز کو دیکھ رہے تھے جبکہ کنارہ گر گیا اور قریباً سو لوگ گر گئے جنمیں سے اکثر بچائے گئے اور چودہ لاشیں ہاتھ آئیں

ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے۔

نمبر ۲

نجات کے معنے عیسائی دین کے رو سے گناہ اور اُس کی سزا سے رہائی پانا ہے جس کو چھٹکارا اور خلاصی بھی کہا جاتا ہے نجات کے طریقے اتنے ہی شمار میں آسکتے ہیں کہ جتنے مذاہب دنیا میں ہیں۔ کیونکہ ہر ایک مذہب علیحدہ علیحدہ طریقہ بیان کرتا ہے۔ مگر عیسوی طریق نجات سب سے الگ اور عجیب ہے دیگر تمام مذاہب کم وبیش اسی معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہو سکتے ہیں۔ مگر دین عیسوی کا طریقہ نجات سب سے نرالا ہے وہ اپنی قسم کا صرف ایک ہی ہے۔ تمام دیگر مذاہب کو اگر ہم ایک فریق سمجھیں تو دین عیسوی اُن کے مقابلہ میں دوسرا فریق ہوگا۔ یا یوں کہو کہ تمام دنیا کے مختلف مذاہب کرم مارگ سے نجات کا ہونا تصور کرتے ہیں اور دین عیسوی دیا مارگ سے نجات کا ہونا مانتا ہے۔ اگر ان تمام مذاہب کا رُخ ایک طرف ہے تو دین عیسوی کا دوسری طرف ہے۔ اس وقت ہم صرف دین عیسوی کے طریق نجات کا مفصل طور پر ذکر کرینگے اور دکھلاوینگے کہ صرف یہی طریق نجات سب کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اور جو اُسکو قبول نہ کرے وہ ضرور نجات سے محروم رہجائیگا۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱

تاسعاً نئی عمارتیں۔ عمارات تو نہایت عالیشان اور خوبصورت ہر ایک بڑے بڑے شہروں میں نظر آتی ہیں۔ اور بازاروں میں تو عجیب قسم کی عالیشان اور خوبصورت عمارتیں دیکھی جاتی ہیں۔ بڑے بڑے بازاروں میں کئی کئی منزلوں کی اپنے سروں کو اُٹھا کر زمانے کی عجیب تبدیلی اور رونق کو ظاہر کررہی ہیں۔ کہاں مٹی کے سیدھے سادے مکان اور کہاں نفیس اینٹوں اور پتھروں کی بنی ہوئی خوبصورت چونہ گچ عالیشان عمارتیں؟ کیا یہ جلوہ انتظارہ عجیب نہیں ہے؟ اگر کوئی گزشتہ زمانوں کا مرحوم شخص زندہ ہو کر ہمارے زمانے کے بڑے بڑے شہروں اور بازاروں کو دیکھے تو کیا وہ حیرت زدہ نہ ہو کر پوچھیگا کہ یہ کونسا ملک ہے؟ جس میں ایسے عمدہ فیشن کے مکانات بنے ہوئے ہیں؟ اور جب اُس کو کہا جاوے کہ یہ وہی ملک ہے کہ جہاں تم پہلے رہتے تھے۔ تو وہ نہ کہیگا کہ یہ تو بالکل بدلگیا ہے؟ نہ صرف شہروں میں یہ عمارتوں کی تبدیلی ہوئی بلکہ قصبوں اور گاؤں میں بھی اُن کی نقل اب ہوتی جاتی ہے۔ جن کو دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے۔ اور بیساختہ ماننا پڑتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں درحقیقت عمارتیں اچھی بننے لگی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ آنیوالے زمانہ میں مثل یورپ اور امریکہ کے ۲۰ یا ۳۰ منزلہ مکانات بھی بنیاد ہونگے جنکو دیکھکر ہندوستان کے لوگ حیرت زدہ ہوتے ہیں۔ زمانہ بدلگیا ہے۔ مکانات کے نمونے بدلگئے ہیں تعلیم یافتہ لوگ انگریزی نمونے کے گھر معہ سامان کے بنوانے لگ گئے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ اگر یہی حالت رہی تو یہ ملک بالکل ولایت یورپ اور امریکہ کا نمونہ ہو جائیگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس امن وصلح کے زمانے میں لوگوں کو آرام اور عیش کا خیال زیادہ ہوتا جاتا ہے تو پھر کیوں لوگ اپنے لئے اچھے اچھے رہائش کے مکانات نہ بناویں جن میں رہ کر دل خوش ہو اس لئے اب ہمارے ملک کے لوگ جھونپڑیوں اور گوٹھوں کو چھوڑ کر کوٹھیوں کا نمونہ رہتے ہیں۔ اور یہ کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ ہمارے ملک کی خوبصورتی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور ہم خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ہر ایک شخص کو یہ توفیق ہو کہ وہ صحت کے لحاظ سے لباس خوراک مکان عمدہ رکھ سکے اور قدیم زمانوں کی طرح ایک ہی قسم کی سادہ اور بیدلی کی جانی زندگی بسر نہ کرے بلکہ عمدہ چیزوں سے حظ اُٹھاوے۔

اخبارات کی بدتہذیبی

عمدہ اخبارات کے مضامین کے مطالعہ سے جو جو فوائد لوگوں کو پہونچتے ہیں اس کے بیان کرنے میں ایک بڑی کتاب بن سکتی ہے مگر جو جو نقصانات اخبارات کے بدتہذیب اور فحش آرٹیکلوں کے پڑھنے سے ناظرین اخبارات کے دلوں پر موثر ہوتے ہیں اُن کا نقصان اُن فوائد کی نسبت جو عمدہ مضامین سے ناظرین پر پڑتا ہے۔ اتنا بڑا اور نقصان وہ ہے کہ جس کا اندازہ ہزاروں کتابوں کے مضامین میں بھی نہیں سما سکتا۔ کیا خوب ہوتا کہ ملک میں وہی اخبارات شائع ہوتے جن کی تہذیب اور اخلاق قابل تعریف ہوتی اور باقی دفعتہً بند کئے جاسکتے۔ ناظرین ذیل کے نمونہ سے ہمارے اس خیال کی تصدیق کرینگے۔

ایک ہمعصر دوسرے ہمعصر کو ذیل کے ناموں سے پکارتا ہے:-

مکار۔ فسادی۔ جہادی۔ حرام خور۔ دروغ گو۔ فرودو۔ منصوبہ باز۔ کمینہ۔ چالاک۔ شرارتی۔ بے ایمان شیطان۔ لعنتی۔ گدھا۔ پاجی۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور دوسرا ہمعصر اس کے عوض میں دوسرے کو مثلاً ذیل کے خطاب دیتا ہے۔

چوہڑوں۔ چماروں۔ بدذاتوں۔ حرامزادوں۔ بھڑووں۔ نابنجاروں۔ مجہولوں اور بدکاروں۔

ہم نہیں سمجھتے کہ ایسے اخباروں کی خدمت سے ملک کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے ہمارے خیال میں تو فائدہ کی بجائے ایسے مضامین زہر قاتل کا کام کرتے ہیں جس سے ہزارہا طبیعتوں پر بُرا اثر ہوتا ہے۔

اخبار کی ذمہ واری

اس روشنی کے زمانے میں اگرچہ اخبارات کی اشاعت دن بدن ہمارے ملک ہندوستان میں بڑھتی جاتی ہے

لیکن سخت تر افسوس یہ ہے کہ ہمارے ملک کے اخبارات جیسا چاہئے اپنی خدمت کو سرانجام نہیں دیتے پبلک اور اپنے ملک کی خدمت کرنا اخبار کا فرض ہو لیکن جو اخبار خود ہی ملک یا قوم کیلئے وبال دوش ہو جائے اُس کی ہستی کا سنبھالنا ایک بلا کا ٹلنا ہے۔ افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے ملک ہند کے بعض اخبارات اپنے فرض منصبی کو ادا نہیں کرتے وہ اپنے ہر ایشو میں کوئی نہ کوئی تعصبی پہلوئے ہوتے ہیں۔ اس سے ایک بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ پبلک کے اخلاق پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور نیز جو اخبار تعصبی ہوگا۔ اس کا حق پسند ہونا امر محال ہے۔ پس بہرصورت اخبار کو آزاد۔ حق پسند اور غیر متعصب ہونا چاہئے۔ جب تک یہ صفات ایک اخبار میں موجود نہیں ہونگی وہ پبلک کا خدمت گذار نہیں بن سکتا اخبار کی ہستی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ایک اخبار جس رنگ میں شایع ہوگا ویسا ہی اثر وہ پبلک کے دماغ و خیالات پر ڈالیگا۔ پس اگر ہمارے ملک ہند کے اخبارات اپنی قومی بہتری اور مذہبی خدمت میں کوشاں ہونا چاہتے ہیں تو سب سے پہلا اصول اُنکا یہی ہونا چاہئے کہ وہ مذہبی تعصب کے بندھن سے آزاد ہو جائیں۔ کیونکہ یہی ایک زہریلا اثر ہے جس نے ہندیوں کے خون کو خراب کرکے اُن کی دماغی صحت کا ستیاناس کر دیا ہے۔ ایسے اخبارات کا عدم وجود برابر ہے۔ بلکہ اگر یہ زہر وہ نہ پھیلا سکتے تو بہتر ہوتا۔ پر اب جو اثر وہ ڈال چکے اور ڈال رہے ہیں۔ ملک کی بربادی کا باعث ہوگا اخبارات کی ذمہ واری بہت ہے لیکن بہت ہی کم ایسے اخبارات ہونگے کہ جن سے وہ فرض ادا ہوتا ہے۔ پر اکثر تو زہر قاتل کا اثر اپنے میں رکھ کر صد ہا۔ ہزارہا۔ اچھے خیال والے لوگوں کو بھی بگاڑنے کے ذمہ وار ہیں۔ ناحق کی چھیڑ چھاڑ جو اکثر اخبارات نے اپنا وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔ اور فضول تو تو اور میں میں کے مضامین سے جو اخبارات کے کالم کے کالم ضایع کئے جاتے ہیں اُن سے ملک میں بغاوت اور نفاق کا زہریلا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کا انجام خطرناک ہونے کا اندیشہ ہے۔ کاشکہ تمام اخبارات ایسے مفید ہو سکتے۔ کہ جن سے پبلک کو ہر طرح کا فائدہ پہونچ سکتا۔ پر افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر اخبارات اس کے برعکس خرابی اور بربادی کا سبب ہو رہے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ایسے اخبارات ہمارے ملک میں جاری نہ ہوتے۔ اور اگر اسی طرح سے ایسے ردی اور فضول اخبارات کا ہمارے ملک میں اضافہ ہوتا رہا تو ملک کی بربادی کچھ دور نہیں ہے۔

سائنس کی موجودہ تحقیقات نے ویدک مذہب کے قدیم فلسفۂ مادہ کی نسبت جو روشنی ڈالی ہے۔ اُس سے ثابت ہوگیا ہے کہ مادہ فانی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے اپنے دوران لکچر میں جسکو انہوں نے انجمن ہدایت اسلام آگرہ کے سالانہ جلسہ میں دیا اسبات کو ثابت کیا کہ مادہ فانی ہے۔ اُس کے ثبوت میں ڈاکٹر صاحب نے ریڈیم دہات کے متعلق بیان کیا اور فرمایا کہ اگر ریڈیم کو اس آلہ میں رکھدیا جائے جس کو سپکٹروسکوپ کہتے ہیں تو اس میں ریڈیم سے روشنی کی کرنیں باہر کو اٹھتی نظر آئیں گی اور یہ حالت ریڈیم میں رات دن جاری رہتی ہے۔ یہ روشنی کی کرنیں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بجلی کی چنگاڑیاں ہیں جو کہ متواتر ریڈیم سے پیدا ہوتی رہتی ہیں اور جنکے اس طرح نکلتے رہنے سے ریڈیم کے ایک حصہ کو جو کہ مادہ کا ایک عنصر ہے۔ ہر آن ایک فنا سے گذرنا پڑتا ہے یعنی وہ جو مادہ تھا آہستہ آہستہ بجلی کی چنگاڑیاں بن جاتا اور فنا ہو کر بجلی کی شکل اختیار کرتا ہوا کسی نامعلوم حالت میں چلا جاتا ہے یعنی فنا ہو جاتا ہے مذکورہ بالا نظارہ حال میں دو اور دہاتوں میں بھی نظر آتا ہے جنکو تھوریم اور یورنیم کہتے ہیں۔ یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ مادہ کی اصلی حقیقت یہی ہے کہ اُسکا ہر ایک عنصر بجلی کی چنگاریوں سے بنا ہوا ہے۔ جسکا نام سائنسدانوں نے ایکٹران رکھا ہے۔ ..... ان ذرات بجلی کو ایک ترتیب سے باندھنے سے ریڈیم بنائی گئی ہے۔ اور دوسری طرز سے باندھنے سے سونا بنایا گیا۔ ان سب میں سے یہ ذرات بجلی ہر دم علیحدہ ہوتے رہتے ہیں۔ ..... اور اسی طرح ہر آن فنا کا موجب ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی یہ ذرات بھی جن سے مادہ مرکب ہے ہر دم منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ یہانتک کہ مادہ مادہ نہیں رہتا بلکہ بجلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو کہ مادہ نہیں بلکہ ایک طاقت ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے مہاشے جی سائنس کی اس موجودہ تحقیقات کی نسبت کیا گل کھلاتے ہیں۔ اور وہ کس طرح مادہ کو غیر فانی اور انادی ہونا ثابت کرتے ہیں۔

ہمارے مسیحی ناظرین نور افشاں اس خبر کو سنکر بہت ہی محظوظ ہونگے۔ کہ موجودہ زمانے میں ملک چین اور مصر میں مسیحی مذہب کو ایکگونہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ یہ وہی ملک ہیں جن میں مسیحیوں کو قدم رکھنا بھی گویا جان سے ہاتھ دھونا تھا۔ بہت سارے مسیحی کارندے ان ممالک میں مارے گئے۔ لیکن مسیحی شہیدوں کا خون کلیسیا کی بنیاد ہے چنانچہ آجکل وہاں بہت سی کلیسیائیں موجود ہیں جو خداوند کی خدمت کو اور زیادہ وسیع کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس وقت مصر میں مسیحی کارندوں کی کافی تعداد موجود ہے یعنی ۱۱۰ مصری پادری اور ۱۱۶ مسیحی کارندے مسیحی مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں ملک چین میں۔ اس وقت بائبل کی مانگ بہ نسبت دیگر ممالک کے زیادہ ہے۔ چینی لوگ بڑے شوق سے بائبل مقدس کو خریدتے اور پڑھتے ہیں گویا مذہبی نقطۂ خیال سے چین ملک جرمن پر بھی فوقیت لے جائیگا۔ کاشکہ ہمارے ملک ہند میں بھی اس قسم کی روحانی بیداری کے دن آجائیں اور اہل ہند مسیح تعلیم کی طرف رجوع ہوں۔

رسید زر:۔ کانسنس دیانگ ہے۔ بابو دینانہن عہ بسطر بابو نور دین ہے۔ پادری ٹی گلگ دہ ہے۔ مسٹر اے ابراہیم ہے۔ بابو نواب البیع ہے

اقتباس

شیطان کی کارروائی

شیطان کوئی سست اور کاہل الوجود روح نہیں ہے۔ لیکن وہ سب جگہ پھرنے والا اور تمام دنیا میں گشت کرنیوالا بڑا چالاک اور چست اور مستعد وجود ہے جو دنیا کے تمام کونوں اور گوشوں میں پھرتا رہتا ہے۔ وہ سینٹ جارج کے بت کیموافق ایک گھوڑے پر سوار نہیں جو ایک جگہ سے ہل نہیں سکتا وہ تو تمام دنیا کے دنیاداروں کا فوجی افسر ہے جو سب کو اپنے پیچھے پیچھے چلا لیتا ہے۔ اس کی حرکات بے قیام ہیں اُس کی گشت کا میدان دنیا ہی تک محدود نہیں ہے۔ وہ اپنی شرارت کے تو پخانے کو بڑے بڑے گناہ کے میگزینوں کے ذریعہ سے ہر وقت جمع رکھتا ہے۔ اور ضرورت کے موقعہ پر جنگ وجدل کا بازار گرم کرتا ہے اور شرارت اور بغاوت کی لڑائیاں کرتا رہتا ہے۔

کلام مقدس اس کی نسبت ایک خوفناک بیان پیش کرتا ہے جو ڈراؤنی حالت ہے کہ شیطان گرجنے والے شیر ببر کی طرح پھرتا رہتا ہے کہ کسی کو پھاڑے اور پھاڑ کھا دے۔ اس کی تمام کوشش اور مقصد اور جد وجہد انسان کو مغلوب کرنا ہے۔ اور دنیا میں چلتے چلتے وہ ہر قسم کی شرارت اور جھوٹ کو جسکا وہ بانی کہلاتا ہے پھیلاتا رہتا ہے۔ اس کے قدم تمام شرارت گاہوں میں پیش قدمی کرتے ہیں ہر جگہ جھگڑے اور شرارتیں پیدا کرنے کے دھنے ہاتھ کا کرتب ہیں۔ دنیا کی تمام تجارت گاہوں سے لیکر دینی معاملات تک حتٰی کہ عابد و زاہد تک اس کا ہاتھ پہونچتا ہے سو وہ مدارس اور تعلیم گاہوں اور سنڈیسکولوں وغیرہ دینی درسگاہوں تک بھی رسائی کر لیتا ہے۔ اگرچہ وہ کسی شکل میں چلتا پھرتا نظر نہیں آتا لیکن متعفن جھیلوں کی طرح اور بدبو سے متعفن لاشوں کی طرح اپنے زہر کو بےشمار لوگوں کے دلوں میں ڈالکر انکی روحانی صحت کا ستیاناس کرتا ہے۔ ٹی۔ ایچ۔ ایس۔

مفید کہانی

تقسیم کرنا بہتر ہے

ایک لڑکی نے ایک میوہ فروش کے پاس نہایت عمدہ سیب دیکھے اور پوچھا کیا عمدہ سیب ہیں۔ ان کی قیمت کیا ہوگی؟ میوہ فروش نے کہا یہ تو ایک آنہ کے ہیں لیکن میرے پاس اور بھی ہیں جو چار پیسے میں دو ہیں۔ بیچاری کے پاس صرف چار ہی پیسے خرچ کرنے کو تھے۔ اس نے کہا میں تو چار پیسے والے ہی کو زیادہ پسند کرتی ہوں۔ وہ بڑے بھی ہیں اور خوبصورت بھی بہت ہیں۔ اگر میں دو لوں تو اپنے بھائی یا بہن کو ایک دے سکوں گی۔ اس لڑکی نے وہی چار پیسے والے لئے۔ ایک اُس نے آپ کھایا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دیا۔ کھاتے وقت اُس نے اپنی ماں سے یوں کہا ماں میرا سیب مجھکو ایسا میٹھا لگتا ہے۔ بلکہ دوگنا میٹھا معلوم ہوتا ہو کیونکہ میں نے ایک اپنے بھائی کو دیا ہے۔ اگر پڑھنے والو بچو تم یہ خیال کرو کہ اس لڑکی نے ٹھیک نہیں کیا تو خود آزماؤ دینا لینے سے لذیذ اور بہتر ہے۔ (ر۔ ن)

ضرورت

نئے زنانہ ہسپتال ہشتنگری دروازہ پشاور شہر کیلئے پاس شدہ کمپونڈر۔ ڈریسر اور نرس کی ضرورت ہے کمپونڈر کی تنخواہ ماہواری ۲۵ سے ۳۵ تک ڈریسر کی ۱۵ سے ۲۰ تک اور نرس کی ۱۵ سے ۳۰ روپئے تک ہوگی۔ گھر مفت ملیگا۔

درخواست فوراً ہی کرنی چاہئے۔ مفصلہ ذیل کے پتہ سے ڈاکٹر مسز کے۔ ٹی ڈیوس صاحبہ لیڈی ڈاکٹر نیا زنانہ ہسپتال ہشتنگری دروازہ پشاور شہر

مراسلات

مصلوب زندگی

پولوس رسول لکھتا ہے۔ کہ میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں۔ اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپکو میرے لئے موت کے حوالے کر دیا۔ گلتی ۲: ۲۰ اگر اس آیت پر ہم غور کریں۔ تو اس میں پولوس کے ذیل کے چار تجربے نظر آتے ہیں:-

(۱) میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا۔

(۲) بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔

(۳) میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں۔

(۴) جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالے کر دیا۔

اس آیت کی ترتیب کو چھوڑ کر اگر ہم اُس کے تجربہ کی ترتیب پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس آیت کی آخری بات کا تجربہ اُس کو پہلے ہوا ہوگا۔ اُس نے پہلے مسیح کی محبت اور موت کو محسوس کیا یعنی اُس کی محبت کو جسکا نتیجہ اسکی موت ہے۔

مسیح کی محبت کا اظہار اُس کی موت ہے۔ اسلئے اُس محبت کو پہچاننے کیلئے اس کی موت کی حقیقت معلوم کرنا ضرور ہے۔ مسیح کی موت ایک حقیقت ہے۔ پولوس نے محسوس کیا کہ مسیح نے اپنے آپ کو میرے لئے

موت کے حوالے کر دیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مناد اپنی منادی میں مسیح کی موت اور کفارہ پر بہت زور دیتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بہتوں کی زندگی کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو وہ محض ایک علم الٰہی (Theology) کا مسئلہ سمجھتے ہیں۔ وہ پولوس کی طرح اپنے لئے اس حقیقت کو محسوس نہیں کرتے ہیں۔ پولوس کہتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مؤا۔ رومیوں ۵: ۸ پھر مسیح ہمارے گنہگاروں کے لئے مؤا۔ پہلا قرنتی ۱۵: ۳۔ پیارے بھائی تم ان آیتوں میں ہم لفظ کے عوض میں میں لفظ کو ڈالو اگر اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ وہ محض تمہارے متلاشیوں اور مریدوں کے لئے نہیں مؤا بلکہ تمہارے اپنے لئے مؤا ہے کیا تم اس حقیقت کو یقین کرتے ہو؟

وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی پہلا یوحنا ۲: ۲ بعض مناد مسیح کے کفارے کو تمام دنیا کے گناہوں کے لئے بس تو مانتے ہیں۔ مگر یقین نہیں کرتے۔ کہ یہ کفارہ اُن کے اپنے گناہوں کے لئے بھی ہے۔ اگر وہ اس بات کو یقین کرتے ہوتے تو اُن کی زندگی فرق نظر آتی۔ پیارے بھائی اس کو اپنے لئے یقین کرو۔ پھر دیکھو وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ کل گناہوں کا کفارہ ہے۔ چاہے گناہ تمہارے کتنے ہی ہوں۔ اور قسم میں کیسے ہی ہوں وہ کل گناہوں کا کفارہ ہے۔ کیا تم اُس کی صلیب کے سامنے کھڑے ہو کر اُس کی عجیب موت میں اپنے ایک ایک گناہ کا کفارہ دیکھتے ہو؟ کیا تم یقین کرتے ہو کہ تم میں ایسا ایک بھی گناہ باقی نہیں رہا جو اُس کفارے کے وسیلے سے بخشا نہیں گیا؟ دیکھو یہ خدا کا برہ ہے۔ جو دنیا کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے۔ یوحنا کی انجیل ۱: ۲۹۔

باقی داشتہ

سیالکوٹ کنونشن

ضرور پڑھیئے۔

اب چونکہ سیالکوٹ کنونشن نزدیک بلکہ دروازے پر ہے۔ ناظرین کی توجہ پادری ای ایف۔ وگرم صاحب کے مضمون کیطرف مبذول کرائی جاتی ہے جو پنجاب مشن نیوز ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں شایع ہوا تھا۔ پادری صاحب موصوف نے کنونشن مذکور کی ہر طرح سے تعریف کی اور بیان فرمایا کہ یہ کنونشن بہتوں کو روحانی جوش دلانے اور یگانگت کی روح حاصل کرنے کی طرف مائل کرتی ہے۔ مگر یہ بھی حیرانی کے ساتھ بیان کیا کہ اگرچہ یہ کنونشن بہت سالوں سے سیالکوٹ میں جمع ہوتی ہے اور سینکڑوں کو اس سے فائدہ بھی پہونچا ہوگا لیکن افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ مسیح کی مقررہ رسومات اس میں ادا نہیں کی جاتیں۔ منجملہ ان رسومات کے پادری صاحب نے صرف عشائے ربانی کا ہی ذکر کیا کہ یگانگت پر تو اس قدر زور دیا جاتا ہے لیکن اس ضروری حکم رسم یعنی عشائے ربانی کی شراکت سے بلحاظ فرقہ بندی پرہیز کیا جاتا ہے۔ درحالیکہ اس رسم کا ایسے کثیر مجمع میں باہمی شراکت کیساتھ ادا کیا جانا اشد ضروری ہے۔ اور اخیر میں پادری صاحب نے اظہار فرمایا کہ جب یہ رسم ادا کیجانے کو ہوگی۔ تو اس وقت ہم یگانگت کی کچھ عملی صورت بھی دیکھ سکتے ہیں کیا یہ زبور ۱۳۳: ۱ کے موافق سہانا معلوم نہ دیگا۔ جبکہ چرچ آف انگلینڈ۔ چرچ آف سکاٹلینڈ۔ ویسلین میتھوڈسٹ پرسبٹیرین وغیرہ کے پادری صاحبان اور شرکا اکٹھے ایک میز یا آلٹر یا بنچ پر جبکہ اس سنجیدہ مقدس رسم میں حصّہ لینگے؟ کیا ہم امید کرسکتے ہیں کہ اس سال کی کنونشن میں یہ ظہور میں آئے گا؟

سوائے اس رسم کے دو اور ضروری رسومات بھی ہیں۔ جو اس موقعہ پر ادا ہونی چاہئیں۔ یعنی بپتسمہ اصطباغ اور دھونا۔ ان سہر دو کی ادائے گی پر بھی غور فرمایا جاوے اور تمام فرقوں کے شرکا اس میں حصہ لیں اور اگر کسی ایک فرقے کو دوسرے فرقہ کے ساتھ ان رسومات میں سے کسی میں شامل ہونے میں اعتراض ہو اس بنا پر کہ ایک تو صرف اگر ڈے کے پاس عشا لینے کو مانتا ہے۔ اور دوسرا منبر پر اور تیسرا علیحدہ علیحدہ پیالہ میں۔ یا ایک تو صرف سر پر پانی چھڑکنے کے بپتسمہ میں یقین کرتا ہے۔ اور دوسرا صرف غوطہ کے بپتسمہ کو مانتا ہے۔ یا ایک تو یوحنا ۱۳ باب کی رسم سے صرف ایک دوسرے کی خدمت بلحاظ محبت مراد ہے۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ نہیں جیسا یوحنا ۱۳: ۱۵ میں مسیح نے حکم دیا ہے ویسا ہی سبھوں کو کرنا چاہئے۔ کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھلایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی ایک دوسرے کے ساتھ کرو۔ تو یگانگت کہاں رہی؟ اگر یہی حال ہے تو کیا یہ یگانگت کے تمام وعظ اور سرگرمیاں زبانی جمع خرچ نہیں ہیں؟ بہت سے پھر کبھی بحث ہوگی کہ کیا یہ رسومات بائیبل کا حکم ہیں۔ اور اگر ہیں تو کس طرح سے عمل میں آنی چاہئیں؟

قدرتاً خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب کلام ایک۔ کلام کا دینیوالا ایک۔ روح القدس کا انعام ایک اور سب میں سب کچھ کرنے والا مسیح ایک تو کلام کی حقیقت معلوم کرنے میں یہ تفاوت کیوں؟ ماناکہ بقول واعظ (پرچہ تجلی جنوری ۱۲) تمام ہی فرقے ایک خدا اور ایک سنجات دہندہ کو اور روح اور روح القدس کے انعام کو مانتے ہیں تو پھر ان باتوں کے فروعات میں فرق کیوں ہے؟ ایک تو کلام کے کسی خاص موقعہ کی آیت کی ٹانگ کو ایک طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور دوسرا دوسری طرف اور تیسرا کسی اور ہی طرف تو کیا ان سب کی تفسیریں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں درست ہوسکتی ہیں؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے فرقے کہاں سے آگئے۔ خدا یگانگت اور محبت کا بانی ہے۔ نہ کہ تفاوت کا کیا آجکل کے فرقے اس دعا کی عملی صورت ہیں جو مسیح نے اپنوں کیلئے

خدا باپ ہے کی کہ اے قدوس باپ اپنے اس نام کے وسیلے سے جو تو نے مجھے بخشا ہے اُن کی حفاظت کر تا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ یوحنا ۱۷: ۱۱ اور پھر کہیں آیت ۲۱ تا کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے"۔ دیکھئے مسیحی کلیسیا میں یگانگت کا موجود ہونا کیسا ضروری ہے؟ یہ غیر قوموں کو مسیح کے پاس لانے کا ایک وسیلہ ہے اور یہ مسیح کو نجات دہندہ ثابت کرتی ہے۔ اس مضمون پر قلم کا کھیں اُتنا تھوڑا ہے۔

پھر واعظ صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی ایک دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ حقیر جاننا تو انسانیت سے بعید ہے۔ ایک ہندو اپنے اخلاقی قانون کے سبب سے ایک مسلمان کو حقیر نہ جانیگا ہم کو ایک دوسرے کو نہ صرف حقیر ہی نہ جاننا چاہئے بلکہ اس کو مسیح کے بدن کا ایک عضو سمجھنا چاہئے۔ جیسے ہم ایک عضو ہیں اور یہ تب ہی ہوسکتا ہے۔ جب مسیحیوں میں یگانگت ہو اور یگانگت تب ہی ہوسکتی ہے۔ جب تمام فرقے بائبل کو ایک ہی معنوں میں سمجھیں اور مانیں۔

بائبل میں سے صفوں کے صفوں اقتباس کئے جاسکتے جو مسیحیوں میں یگانگت ہونی چاہئے۔ مگر فی الحال اتنے پر ہی اکتفا کیجاتی ہے۔ اور سب واعظ اور حامیان کنونشن کی قیمتی راؤں کا انتظار کرتے ہیں۔ کہ فلک زبانی جمع خرچ تھوڑا ہو اور عملی ظہور زیادہ۔ آمین ثم آمین۔

الراقم یگانگت کا خیر خواہ۔

انجیل کا قطعی فیصلہ

اس گواہی کا حاصل یہ ہے۔ کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی۔ اور یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے جس کے پاس بیٹا ہے اس کے پاس زندگی ہے۔ اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اسکے پاس زندگی نہیں۔

ا یوحنا ۵: ۱۱-

آپ ہی اپنے ذرا جور وجفا کو دیکھو ہم اگر بولینگے مُنہ سے تو شکایت ہوگی

مسٹر گل نے پھر میرے جواب کی ضد میں نیا گل کھلایا مگر وہ خود ہی سوچیں کہ اُن کا یہ مضمون میرے جواب کا جواب ہے ہرگز نہیں میں نے اُن سے پہلے ہی عرض کردی تھی کہ میرے دلائل کا اعتماد کریں۔ مگر اب مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ اُمید مجھے مسٹر گل سے مطلق نہیں رکھنی چاہئے۔

میں مسٹر گل کو صاف بتلائے دیتا ہوں کہ میں اُن کے پیچھے کانٹوں میں نہیں پھنسنے کا۔ اُن کا مضمون سوال زیر بحث سے بعید ہے۔ اگر میں اس پر خامہ فرسائی کروں تو مطلب مفقود ہوجائے گا۔ اور ہماری ناحق تضیع اوقاتی ہوگی۔ لہٰذا مسٹر گل کو چاہئے تھا کہ وہ مضمون زیر بحث کو مدنظر رکھ کر مجھ کو جواب دیتے نہ کہ اپنی خوش بیانی سے اخبار کے دو کالموں کو لاحیثی زینت بخشتے۔

عزیز میرے! آپ کے تمام مضمون میں دو ہی باتیں میرے جواب کے متعلق تھیں۔ اول صفاتِ اختیاریہ کو غیر اختیاریہ پر قیاس کرنا۔ دوم گولہ کی ہیت کذائی کا جھگڑا۔ لہٰذا مناسب ہے کہ میں آپ کی فضول تحریر کو ضبط کر کے ان دو باتوں ہی کی طرف رجوع ہوں۔

صفاتِ اختیاریہ و غیر اختیاریہ کے قیاس کے جواب میں میں اتنا کہے دیتا ہوں کہ جملہ شالیہ از روئے مشابہت مقید الجنس نہیں۔ یعنی ہم ایک مطلب کو زیادہ صاف کرنے کے لئے اختیاری اور غیر اختیاری کی قید نہیں لگا سکتے اور نیز جو قیاس صحیح معنوں میں ہو اس کا افراد غیر متعلقہ پر قیاس کر لینا امر محال نہیں ہوسکتا۔ مثلاً آدمی یوں جاتا رہتا ہے۔ جیسے پھول دھوپ کی گرمی سے مرجھا جاتا ہے۔ اب بتلائیے کہ موت مرجھا جانا پھول انسان میں نسبت ہے یا غیر نسبت۔ لیکن چونکہ مطلب صحیح معنوں میں قیاس کیا گیا۔ لہٰذا کوئی قید جملہ شالیہ کو روک نہ سکی۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے میرے باول والی دلیل کو کیوں غیر قیاس سمجھا۔

گولہ کے بارے میں جو دلیل میں نے دی تھی آپ نے ہکو اُلٹا سمجھا یا اگر سمجھا بھی تو اُسے غلط ملط کرنے کی سعی کی۔ اسبات سے تو میں بھی انکاری نہیں کہ گولے کے پاش ہوجانے سے وہ گول صورت نہ رہیگی۔ صورت سابقہ تو بے شک تبدیل ہوگئی۔ لیکن میرا مطلب تو یہ تھا کہ آپ اُس کی ہستی سے کسی صورت میں انکار نہیں کر سکتے۔ آپکا خیال شریف میں گولہ کی ہیت کذائی وہ نہ رہیگی۔ لیکن اجزا ترکیبی کی ہستی تو رہیگی۔ یا وہ بھی مٹ جائے گی۔ آپ گولے کو توڑ دیں پیس ڈالیں۔ جو چاہیں آپ اپنے گولے کے ساتھ کریں۔ لیکن اُس کی ہستی کو مٹا نہیں سکتے۔ میری اس دلیل کا بھی ماحصل یہی ہے۔ پھر دیکھیں۔

بھائی میرے یہ تو ایک موٹا اصول ہے۔ اس سے آپ پریشان کیوں ہوتے ہو۔ بانس کو جلا دو اُس کی راکھ کو پھر بھی بانس ہی کی راکھ کہینگے۔ غرض پر تبدیلئے اشکال لازم ہے۔ ہوا کرے۔ مگر جوہر تو اس کا موجود ہے۔ ہاں اگر آپ اُس کی ہستی کو بھی مٹا رہے ہیں تو دلیل چاہئے۔

بزرگ اور بچپن کی بابت جو میں نے ذکر کیا تھا اس سے میری غرض کسی کی نکتہ چینی نہ تھی بلکہ سرسری طور سے آپ کو مثالاً سمجھایا گیا تھا۔ مسٹر گل آپ جب کبھی حضرت داؤد یا لوط یا یوسف کے بھائیوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا اُن کی زندگیوں پر نکتہ چینی کرنے بیٹھا کرتے ہو۔ یا تواریخی بیان سنایا کرتے ہو مجھے تو بعض وقت آپ کی باتوں پر بڑی ہنسی آتی ہے۔ آپ کی باتیں کیا ہیں گویا کشتِ زعفران ہیں۔

مسٹر گل میں نے صفاتِ روح کو ذاتی قرار دیا تھا

نہ کہ روح کو جسم میں ذاتی تبلایا تھا۔ آپ کیوں اس قدر دھوکا کھایا کرتے ہیں۔ میری تمام تحریر نورافشاں میں موجود ہے۔ پھر اس پر نظر ثانی کیجئے۔ ہاں اگر صفات روح کے ذاتی ہونے پر کچھ اعتراض ہے تو کیجئے بندہ جواب دینے کیلئے حاضر ہے۔ لیکن روح اور جسم کا کوئی ذاتی ملاپ نہیں آپ اپنے خیال کو صاف کیجئے۔ یہ خیال میرا نہیں ہے۔ آپ کی قلم بہک گئی ہے۔

محب من! میری تحریر صورت عنادیہ نہیں۔ شاید آپ نے اپنے پیش کردہ فارسی شعر کا خیال کیا ہے۔ یا آپ کی تحریر ہی اس قسم کی ہوگی۔ جسکا جواب ایسا ہو۔ آپ مسیح میں میرے عزیز بھائی ہیں۔ مجھے تو بہر صورت آپ کی خدمت لازم ہے۔ اگر آپ کو میری تحریر سے کچھ رنج پہونچتا ہے تو میں یک قلم اس سلسلہ کو منقطع کرتا ہوں۔ مگر ایک بات ضرور کہونگا کہ سوال بڑا مزیدار تھا مجھے اس میں لطف آتا تھا۔ زیادہ پیار اور سلام۔

مسیح میں آپ سب بھائیوں کا خادم

جارج ملٹن تائب لودیانوی۔ از بٹالہ۔

انتقال

۲۵ جولائی بوقت شام پانچ بجے مسٹر سہیل عماد الدین جنکی عمر ۱۲ سال کی تھی جو سب سے بڑا فرزند پادری عزیز الدین صاحب کا تھا تپدق کی بیماری سے اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں میری التماس سب مسیحی بھائیوں اور بہنوں سے یہ ہے۔ کہ دُعا کریں کہ خدا باپ پادری عزیز الدین صاحب اور ان کے سارے خاندان کو اس غم میں اپنی تسلی سے معمور کرے۔

الراقم

لیچ۔ بے رائے سینیر کیٹی کسٹ

ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔

سچّی خدمت

بندہ نے اسی مضمون پر مارچ کے ماہ میں چند ایک سطور لکھکر اپنے مہربان عزیز دوستوں کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مسیحیوں کو سچی خدمت کرنی چاہئے۔ اور اس مضمون میں ایک نوجوان کا ذکر کیا تھا جس نے کہ سچی خدمت اختیار کی تھی۔ اب پھر میرے دل میں جوش آیا کہ اپنے عزیز بھائیوں کی خدمت میں چند ایک باتیں بیان کروں۔ میرے عزیز دوستوں نے پڑھا ہوگا کہ ماہ مارچ میں جس نوجوان کا ذکر کیا تھا اس کا نام (J. M. Mellon) یا جلال مسیح تھا۔ اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ دنیاوی کام کو کیسے چھوڑ کر اور سچی خدمت کرنی شروع کی۔

چند دن ہوئے وہی نوجوان بندہ کے غریب خانہ میں پر تشریف لائے اور اُن سے بات چیت ہوئی۔ سچی خدمت کے بارے میں۔ اور اُنہوں نے مجھ کو صاف یہ کہا کہ میں ہرگز نہیں کہتا ہوں۔ آپ لوگ دنیاوی کام چھوڑ کر مسیح کی خدمت کریں۔ بلکہ اگر آپ دنیاوی کام بھی کریں اور اپنے نجات دینے والے کی خدمت بھی کریں۔ چندہ دینے یا منادی کے وقت بھیجن گائیں تو اس میں آپ کی خدمت اچھی ہوگی بہ نسبت اس کے کہ آپ دنیاوی کام چھوڑ کر خدمت کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر آپ مشن میں سو کام کریں اور تنخواہ بھی لیویں تو آپ پر لوگ طعنہ کریں گے کہ آپ تنخواہ کی خاطر منادی کرتے ہیں اور آپ کو شرمندہ کرینگے۔ اور اگر آپ کسی آفس میں یا دوسری جگہ کام کر کے منادی میں مدد دیں تو اچھا ہوگا۔

بندہ اس نوجوان کا بھی ذکر کرنا مناسب خیال کرتا ہے۔

چند دن ہوئے ہیں کہ اس نوجوان نے میرے گھر میں جگہ اختیار کی۔ اور آتے ہی پہلے تو مسیحی نوجوانوں کو مسیح کی خدمت کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ مگر نوجوانوں نے چنداں پرواہ نہ کی۔ پھر بعد اس کے مذکورہ بالا صاحب نے غیر قوموں میں جاکر اپنے نجات دینے والے کی خوشخبری دینی شروع کی اور اس جوش سے کہ میں دیکھکر دنگ ہو گیا اور کسی قسم کی مدد کی عرض نہیں کرتا تھا کسی مشنری سے کچھ نہیں مانگتا۔ اگر کسی نے کھانے کو دیا تو کھایا ورنہ پھر توکل بر خدا اور کراچی جیسے شہر میں منادی کرنا بڑا مشکل ہے مگر وہ لوگوں میں جاکر خوب زور سے منادی کرتے ہیں۔ حالانکہ دو تین مرتبہ گالی اور مار بھی کھائی۔ مگر پھر پرواہ نہیں کرتے۔

میں خداوند سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے ہندوستان میں ایسے نوجوان نکلیں جو کہ اس نوجوان کی طرح کام کریں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک فقیرانہ لباس لیکر منادی کرے جیسا کہ یہ نوجوان۔ مگر اور بہت سے طریقے ہیں جن سے ہم اپنے مسیح کی خوشخبری لوگوں تک پہونچا سکتے ہیں

اول۔ خود منادی کریکے۔ اس پر بعض لوگ اعتراض کرینگے۔ مگر ان کا اعتراض فضول ہے۔ کیونکہ ہر ایک آدمی کو کچھ نہ کچھ وقت ملسکتا ہے کہ کسی کو مسیح کی بابت بتادے۔ فرض کیا کہ اسکو وقت نہیں ملتا تو وہ دوسرا طریقہ اختیار کر سکتا ہے۔ منادی کے وقت اگر جاکر کچھ بھجن کی مدد کرے تو یہ بھی منادی ہے۔

اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر اپنی تنخواہ سے کچھ چندہ دیکر ایک مناد رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر پانچ دس آدمی ہونگے تو وہ مناد کو رکھ سکتے ہیں۔ جو کہ مسیح کی خوشخبری لوگوں کو دے سکتا ہے۔ یہ بھی ایک مسیح کی خدمت ہے۔

سوئم۔ اگر کوئی غریب آدمی ہو اور گنا چندہ بھی نہ دے سکے تو وہ اپنے گھر میں ان کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ جو کہ وہ منادی کرتے ہیں۔ اگر وہ سچے دل سے منادی کرینگے تو یہ بھی منادی کرنے والوں کی مدد ہے۔

اب میں آخر میں اپنے مسیحی بھائیوں سے عرض کرتا ہوں آؤ ہم سب ملکر مسیح کی خدمت میں زور ماریں اور اُس کا جلال ظاہر کریں۔

ساتھ ہی یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ آپ اس مسیحی نیوران کے لئے دعا کریں کہ خداوند اس کے دل کو مضبوط رکھے اور اس کی مدد کرے اور ہرایک چیز جو کہ اس کو درکار ہے عنایت کرے تاکہ کسی کا محتاج نہ رہے جیسا کہ اب ہے۔ آجتک کراچی میں سے اس نے کسی سے مدد نہیں مانگی اور پھر خداوند اس کو روٹی عنایت کرتا ہے۔ کاشکہ خداوند کرے کہ ہم بھی اُسکے نمونہ سے کچھ سیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے عزیز بھائی ضرور ہی مسیح کی سچی خدمت میں زور دینگے۔

آپ کا تابعدار۔ ایچ آر۔ والٹر گیسن بلب اینڈ کو۔ کراچی۔

افسوس

جے پور کلیسیا کے پُرانے ایلڈر پنڈت بہاری لعل صاحب ۵۴ سال مسیحی خدمات کو سرانجام دے کر مورخہ ۱۳ ماہ حال بتمام الور بعمر ۶۹ سال خداوند میں سو گئے۔ یہاں سے آپ الور اپنے فرزند ارجمند ڈاکٹر دینا ناتھ صاحب کے پاس چند دنوں کے لئے واسطے ہوائے تبدیلی تشریف لیگئے تھے۔ مگر افسوس صد افسوس وہاں آناً فاناً آخری تبدیلی کے ظہور میں آجانے سے ہم جے پور والوں کو آپ کا آخری دیدار نصیب نہ ہوا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر ایشری پرشاد صاحب بھی۔ اس وقت الور میں موجود تھے۔ آپ بڑے سرگرم و تجربہ کار سادہ اور نیک نہاد آدمی تھے اور بہت روحوں کو خداوند کے پاس لانیکا وسیلہ ٹھہرے۔ خداوند ان کے پس ماندگان کو روحانی تسلی عطا فرماوے۔

مبارک ہیں وے جو خداوند میں ہو کے مرتے ہیں۔

راقم

آر۔ حاکم رائے قمر۔ جے پور

ٹلی کی سرکاری رپورٹ قبول کرتی ہے کہ ڈارڈنلز کے حملے ترکی بیڑہ کا اڑانا منظور تھا۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

باب تیرھواں

بیوی:۔ میرے عزیز میں کیا ہی خوش ہوتی اگر تم بھی ان میٹنگوں کا ایسا ہی حظ اُٹھاتے جیسے میں نے اٹھایا ہے۔ اوہ خداوند کا کلام مجھے کیسا میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ میں بہ مشکل تمام دوسری میٹنگ کی انتظار کر سکتی ہوں۔ لیکن نہیں ابھی پھر جلدی ہی ایک میٹنگ ہوگی۔ اُمید ہے تمہارا وقت گھر پر اچھی طرح سے گذرے گا۔ چند ہی منٹ گذرے میں مسز جانسن کے گھر گئی تھی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کل رات اُسکو گناہوں کی معافی حاصل ہوگئی؟

میاں:۔ ہاں میں نے اُس کے شوہر کو یہ کہتے سنا ہے کہ اُس کی بیوی میں کیا ہی بڑی تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ وہ اس بات پر بڑا خوش معلوم ہوتا تھا کہ اس کی بیوی ان واعظوں کے ساتھ شامل ہوگئی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ وہ بڑا بیوقوف آدمی ہے۔ اور میں نے اُسے ایسا کہا بھی

بیوی:۔ آپ کو اُس کی دل شکنی نہ کرنی چاہئے۔ کل رات اُس نے خود بھی درخواست کی کہ اُس کے لئے دعا کیجائے میں سوچتی ہوں کہ وہ بھی آج رات بچ جائیگا۔ بہن مسز جانسن نے انہی عقاید کی کتابوں میں سے ایک خریدی اور اُس نے اجازت دی کہ پہلے میں پڑھوں اور میں اُن کو یہاں اپنے ساتھ لائی تھی میں نے سوچا کہ میں آپ کو بتاؤنگی۔ لیکن میں کوئی بات آپ کی خواہش کے برخلاف نہیں کرسکتی

میاں:۔ بڑی مہربانی۔ میں بڑا خوش ہوں کہ تم کو میری خواہشوں کا ایسا پاس ہے۔

بیوی:۔ اب تو میٹنگ جانیکا میرا وقت ہوگیا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ تم یہ وقت گھر پر اچھی طرح سے گذارو گے۔ واپس آنے کے وقت تک خدا حافظ کہتی ہوں۔ میرے آنے تک جاگتے رہنا۔

میاں:۔ (اپنے آپ میں) میں معلوم کرتا ہوں کہ میں خوفناک برف کے اوپر سے بہتا چلا جاتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کیا کروں اس عورت کو کوئی ایسی خوشی ملگئی ہے جو مجھے نصیب نہیں کاشکہ یہ خوشی مجھے بھی ملجائے۔ لیکن میں اس کو یہ بات نہیں بتاؤنگا۔ نہیں میں نہیں بتاؤنگا۔ میں اس قسم کا آدمی نہیں کہ اپنے آپ کو نیچا کروں۔ لیکن میں اس کتاب کو ڈھونڈونگا جسکا اُس نے ذکر کیا تھا اور جب تک وہ میٹنگ میں رہیگی تب تک پڑھونگا اور یہ ہے۔ سچ مچ پچاس سینٹ میں یہ بہت سستی ہے۔

(وہ پڑھتا ہے)

اوہو مجھے کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ایسی کتاب ابھی تک نہیں پڑھی۔ یہ کتاب ہر بات میں بائیبل کا ثبوت پیش کرتی ہے اور میں اس بات کا ہرگز ہرگز انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن میں اپنی بیوی کو نہیں بتانے کا کہ میں نے ایسا پڑھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں بپتسمہ کی تعلیم نہایت ہی صاف سادہ اور یقین دلانے والے الفاظ میں ہے مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ غوطہ سے بپتسمہ لینے کی بابت اتنا کچھ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اگر میری بیوی غوطہ سے بپتسمہ لیگی تو میں اسے نہ دکھونگا۔ اگرچہ پہلے میں نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ میں جانتا ہوں ہمارا منسٹر بھی اس کتاب کو پڑھے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وہی سامنے سے آرہا ہے۔ آئیے برادر نوول۔ ابھی میں آپ ہی کی بابت سوچ رہا تھا۔

مسٹر نوول:۔ برادر وائٹ ہیڈ (یہ اس کا نام ہے جس کو ہم فقط میاں سے یاد کرتے رہے ہیں) آپ نے مجھے کس خیال سے یاد کیا تھا۔ میں نے خیال کیا تھا کہ چند ایک منٹ کے لئے ٹھہر کر آپکا حال احوال دریافت کروں کہ آپ ان نام کے مقدسوں کی بابت کیا خیال کرتے ہو۔ میں نے سُنا ہے کہ تمہاری بیوی پھر بپتسمہ لینے لگی ہیں۔ ایسا کرنے سے وہ اپنے والدین اور ہمارے چرچ کے ایمان کو داغ لگائے گی۔ کیا آپ کسی طریق سے اسبات کو روک نہیں سکتے؟

باقی دارد

الہ آباد میں روحانی بیداری کے اجلاس

گذشتہ سے پیوستہ

بعدمیں صدر انجمن جناب ڈاکٹر یوائینگ صاحب نے فرمایا کہ جہنم کی سڑک غفلت کے کنکروں سے بنتی ہے۔ جہاز کی مثال کو دیکھیں خداوند یسوع مثل جہاز کے ہے۔ صرف اُس میں سوار ہونا ہے۔ بریموس شہر کے اندھے نے صرف یسوع کی آواز سنی اور کہا اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ لوگوں نے کہا چپ چپ خداوند نے اس کو بینائی دی۔ اندھے نے اپنی ضرورت کو محسوس کیا اور غفلت نہیں کی۔ اب یسوع گذر رہا اے روحانی اندھے تو بھی پکار اور ہمیشہ کی بینائی حاصل کر۔ اب نجات کا وقت ہے۔ ایسی بڑی نجات سے غافل نہ رہ۔

پادری جان فورمن صاحب کا الہ آباد میں

تیسرا لکچر

مضمون:۔ ”ایسی بڑی نجات“۔

پولوس رسول کا پہلا خط قرنتیوں کو اس کا تیرہواں باب پڑھیے۔

قول:۔ ”اے بھائیو اپنے بلائے جانے پر غور کرو:۔ جو فخر کرے سو خداوند پر کرے“۔

ا۔ یہ خط قرنتس کو جو یونان کا جنوبی حصّہ ہے۔ اور خاکنائے پر واقعہ ہے۔ لکھا گیا۔ یہ جگہ علمائے زمانہ کا مرکز تھی اس زمانہ کی نظم اور نثر کی کتب پڑھنے سے پتہ ملتا ہے۔ کہ وہاں کے باشندوں کا فخر علم پر تھا۔ یہ لوگ سنگتر کی مجسم مورتیں کمال درجے کی بناتے تھے۔ یہ تصاویر کئی ایک عجائب خانوں میں آجتک رکھی ہوئی ہیں۔ ان لوگوں میں یہ بھول کسی نہ کسی طرح پیدا ہوگئی کہ ”حکمت“ سب سے بڑی شے ہے۔ مگر پولوس اس کو رد کرکے کہتا ہے۔ کہ نہیں حکمت نہیں بلکہ دنیا میں سب سے افضل اور لاثانی اور قیمتی شے اگر کوئی ہے تو وہ محبت ہے۔

ذیل کی چار باتوں کا ضروری خیال رکھیں۔

اول۔ یسوع مسیح تمہارے حق میں حکمت ٹھہرا۔ امثال کی کتاب حکمت کی باتوں سے پُر ہے اس میں امثال کا مالا بنا ہے۔ اگر مذہب کو بالائے طاق رکھکر صرف حکمت کی باتوں کی طرف ہی خیال رکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ حکمت لعلوں سے بہتر ہے۔ گناہ حماقت ہے۔ کتنے گناہ ایسے ہیں جو ہمیں پھنسا کر جان تک لے لیتے ہیں۔ شرابی۔ جواری چور کی حالتوں کو دیکھ لیں۔

بڑی سے بڑی عقلمندی خداوند کا خوف ہے۔ نہ فقط عالم بلکہ جہلا بھی نجات پا سکتے ہیں۔ نہ فقط امیر بلکہ غریب مسکین بھی۔

نجات روپیوں سے خریدی نہیں جاتی۔ اس کا پہلا کام یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کا چارہ کرے۔ مثلاً تثلیث کا مسئلہ ہے۔ کہ خدا کی پاک روح کی مسح سے ہماری سمجھ میں صاف صاف آجاتا ہے۔ دنیا میں ہر روز ہزارہا مثالیں ایسی ہماری نظر سے گزرتی ہیں جن سے نجات کی اشد ضرورت ثابت ہوجاتی ہے۔ ایک ڈاکو ہے کہ ڈاکہ کے مقدمہ سے بریت کے واسطے جان توڑ کوشش کرتا ہے۔ لاکھوں روپیے صرف کرتا ہے۔ محض اس لئے کہ وہ بری ہوجائے۔ ایک بڑا بھاری مقدمہ ہو نیوالا ہے۔ جہاں نہ چالاکی کام آویگی نہ روپے سے مطلب براری ہوگی۔ آپ کا اور میرا مقدمہ ہوچکا ہے۔ ذرا سوچیے تو۔ کہ کیا ہم بری ہوئے ہیں۔ یا ہم پر فرد جرم لگایا گیا۔ اور ہم مجرم گردانے گئے ہیں۔ ”وہ ہمارے لئے راستبازی ٹھہرا“۔

دنیاوی حاکم ہمیں قید۔ جرمانہ۔ بعبور دریائے شور۔ پھانسی وغیرہ کی سزا دے سکتے ہیں۔ مگر وہ خدا ہم کو دکھ بیماری۔ تنگی۔ مصیبت۔ لاچاری کی سزا دیتا ہے۔ اور آخر میں اُس دوزخ میں ڈالدیتا ہے۔ جہاں ہمیشہ کا رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔

دوئم:۔ خداوند ہمارے لئے راستبازی ٹھہرا۔ میرے گناہ کی جگہ پر اس کا پُن یا ثواب میری ناراستی کی جگہ پر اُس کی راستی۔ میری ناپاکی کی جگہ پر اس کی پاکیزگی ٹھہری۔ ایک بڑا سوال ہے۔ جو اکثر ہم سے پوچھا جاتا ہے۔ اور یہ سوال اس سے بھی بڑا بھاری ہے۔

سوال:۔ کہ مسیحی دھرم میں جو آرام بتایا جاتا ہے۔ تو کیا وہ سب آیندہ کے لئے ہے یا کچھ یہاں کے واسطے بھی ہے۔ ہم اس دنیا میں ہر ایک کام آیندہ کی بہتری اور بہبودی کو مدنظر رکھکر کرتے ہیں۔ مجھ کو بلا روک ٹوک بیعانہ مل گیا ہے۔ کہ وہ ہم کو زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کی سزا سے بچا سکتا ہے اس کا فضل دائمی ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آسکتی یہاں بھی آرام ہے اور وہاں بھی ہم ہمیشہ کے آرام میں داخل ہونگے۔ بشرطیکہ ہم اُسکی خاطر اپنے فائدہ کی چیز کو نقصان سمجھیں اور اُسکی خاطر ہر طرح سے تکلیف برداشت کرنیکو تیار رہیں۔

سوئم۔ وہ ہمارے لئے پاکیزگی بنا۔

کیا لیمپ کی روشنی چمنی کی وجہ سے ہے ہرگز نہیں ہاں البتہ اگر چمنی صاف ہو تو روشنی زیادہ صاف ہوگی۔ وہ خود آفتاب صداقت ہے۔ ہم اُس کے فانوس ہیں اگر ہم صاف ہوں تو اُس کی روشنی زیادہ صاف اور شفاف ہوگی۔

کسی سپاہی کے گولی لگ گئی۔ ڈاکٹر صاحب جب چیرنے لگے تو اس نے کہا ذرا گہرا کاٹیے گا تو آپ کو یسوع شہنشاہ بیٹھا ہوا ملیگا۔ اسی شہنشاہ کے تخت کی وجہ سے ہم غصے شیخی۔ جھوٹ۔ وغیرہ سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ ایک غریب مجھوا تھا جس کے گھر کے اندر اس قسم کا ایک عجیب لیمپ یا چراغ تھا کہ اُسکی روشنی سے تمام مکان کی لکڑی مثل چاندی کے چمکنے لگتی تھی۔ اسی طرح سے خداوند یسوع مسیح کی جو پاکیزگی ہے۔ وہ اُس کے بندوں کے اندر آکر بدی کو نیکی سے بدل ڈالتی ہے۔

باقی آیندہ۔

شعر و سخن

غزل

کس طرح ملتا وہ مجھ کو جو کہ کوسوں دور تھا
خلط مبحث میں پڑا تھا میں خیالِ حور تھا

جسکی دل میں آرزو تھی پاس تھا کب دور تھا
وہ نہ تھا مخفی مگر میں فہم سے مجبور تھا۔

وصل حق بھی رہا اور کی ہدایت خلق کو۔
یہ تماشا تھا عجب ظاہر تھا اور مستور تھا۔

پردۂ غفلت اُٹھا جب دیدۂ دل سے مرے
پھر ہر اک ذرے سے پیدا رنگ کوہ طور تھا

مسئلہ تثلیث حل ہوتا نہ کیونکر اے قمرؔ
حضرتِ عیسیٰ تجھے ناظر اور میں منظور تھا۔

مجھ کو کیوں ہونے لگی تھی جام کوثر کی ہوس
بادۂ عرفانِ مسیحا سے ہی میں مخمور تھا۔

حق شناسی خالقِ اکبر سے کرنا تھی طلب
انکشافِ رازِ بیٹے گر تجھے منظور تھا۔

دل کے آئینے سے تو زنگ کدورت دور کر
نور اب ہے اور نہ یہ پہلے کبھی مستور تھا۔

مرہمِ عرفانِ مسیحا سے ہوا ہے اندمال
جبر گیا مدت سے جو دل میں مرے ناسور تھا۔

اے قمرؔ تجھ پر ہے یہ فیضِ مسیحا کا اثر
ورنہ تجھ کو شہرگوئی کا کہاں مقدور تھا۔

گمرہوں کی رہبری کی جس نے آکر اے قمرؔ
نور سے پیدا ہوا تھا اور سراسر نور تھا

الراقم
آرہ حاکم رائے۔ قمرؔ۔ جے پور۔

انتخاب الاخبار

ریڈیم اور جواہرات | ریڈیم کی خاصیت ابھی تک ماہران سائنس کو کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی اس کے متعلق نئی نئی باتیں معلوم ہوتی جاتی ہیں۔ حال میں یہ پتہ لگا ہے۔ کہ ریڈیم سے جواہرات کی آب ہی نہیں بڑھتی بلکہ رنگ بھی چمک اُٹھتا ہے جس کی وجہ سے خوبصورتی کے علاوہ قیمت میں بھی کافی اضافہ ہوجاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ریڈیم کے نمک میں کچھ عرصہ تک جواہرات کو رکھنے سے یہ خوبی آجاتی ہے۔ مگر جواہرات کی نسبت نیلم پر اس ترکیب سے بہت جلد اثر ہوجاتا ہے۔ سب سے پہلے جرمنی کے ایک ماہر سائنس کو ریڈیم کی اس خاصیت کا حال معلوم ہوا ہے۔ اول اُس نے معمولی نیلم خریدے اور ریڈیم کے نمک میں رکھ دیئے۔ ایک ماہ بعد اُس میں عجیب و غریب تبدیلی واقع ہوئی اور اُن کے رنگ کئی قسم کے ہوگئے۔ اور آب بھی بڑھ گئی جس سے قیمت میں اضافہ ہوگیا۔ چنانچہ جس جوہری سے وہ نیلم خریدے تھے۔ جب اُس کے پاس جانچنے کو لیگیا اور اُس کی قیمت دریافت کی تو جوہری ششدر رہ گیا۔ پہلے جو نیلم سوا روپیہ فی قیراط کے حساب سے فروخت کئے گئے تھے۔ اُن کی قیمت ۳۰۰ روپیہ فی قیراط قرار پائی۔ سائنس دانوں کا بیان ہے کہ زمین کے نیچے جواہرات میں جو تبدیلی ہزاروں سال میں آتی ہے وہ ریڈیم کے اثر سے چند ہفتہ میں ہوتی ہے۔ (پیسہ اخبار)

سزا کا اضافہ | شاہجہانپور کے مقدمہ جعلسازی میں ایک ساہوکار رام لال اور اس کا ملازم جمنا سہائے اور اس کا پلیڈر شاما چرن اس جرم میں سزایاب تھے کہ ایک مقدمہ میں نقلوں کا مضمون تبدیل کیا۔ عدالت سیشن کی ابتدائی تحقیقات کے بعد رام لال کو ایک روز محض قید اور تین ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

شاما چرن کی سزا بھی ایک روز محض قید اور پانچسو روپیہ جرمانہ تھی۔ جمنا داس کی سزا ایک روز محض قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ۔ لوکل گورنمنٹ نے یہ سزائیں بمقابلہ جرم کے ناکافی سمجھیں اور ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ چیف جسٹس بہادر نے بذات خود اپیل سماعت کی اور قرار دیا کہ جرم کے مقابلہ میں یہ سزائیں واقعی قلیل ہیں۔ وہ عبرت بخش نہیں ہیں۔ رام لال کی سزا بجائے ایک روز محض قید کے دو سال قید سخت اور بجائے ۳ ہزار کے پانچ ہزار جرمانہ فرمایا اگر ادا نہ کریگا تو چھ ماہ قید محض اضافہ ہوگی۔

شاما چرن پلیڈر کی سزا بجائے ایک روز قید محض کے ایک سال قید سخت کی اور پانچسو کا جرمانہ بھی بحال رکھا اور چھ ماہ قید محض ہوگی۔ جمنا سہائے کی سزا بجائے ایک یوم کے ایک سال قید سخت کی۔ اور سو روپیہ جرمانہ معاف فرمایا۔

(منہد)

چھ ماہ کی تنخواہ | ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نئے شہر میں سب سرکاری دفاتر منتقل کئے گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج کا دفتر باقی تھا۔ وہ بھی تبدیل کیا گیا۔ مقامی سرکاری ملازموں کو چھ چھ ماہ کی تنخواہ پیشگی دیئے جانے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ لوگ اپنے حسب منشا مکان تعمیر کرائیں۔ یہ امداد ہر صورت میں مفید سمجھی گئی ہے۔ غیر ملازموں کا اللہ بیلی ہے۔ چاہئے تھا کہ غریب غربا کو بھی تقاوی کے طور پر امداد ملتی۔ مگر اس پر غور کرنے کو ابھی بہت وقت پڑا ہے۔

(عام)

عقاب کا حملہ | ولایت کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ اس روز برج پورٹ میں

ایک بھاری عقاب آسمان میں منڈلاتا تھا۔ اس کی نظر ایک دو سالہ لڑکی پر پڑی وہ اس پر جھپٹا اور لڑکی کو لے اُڑا لڑکی کی چیخیں سنکر باپ جھونپڑی کے باہر آیا اور عقاب پر ڈنڈہ گھمایا لڑکی پنجوں سے چھوٹ کر گر پڑی۔ اس کو باپ نے اُٹھا کر مکان کے اندر رکھا۔ عقاب سامنے درخت پر بیٹھ گیا۔ کسان نے ایک گولی ماری مگر نشانہ خطا ہوا۔ عقاب غصہ میں کسان پر جھپٹنے کو تھا کہ اس نے دس فٹ کے فاصلے سے دوسرا فائر کیا اور عقاب مر گیا۔ اس کا وزن ۲۷½ پونڈ یا پونے چودہ سیر تھا۔ ۳ فٹ سے زیادہ لمبا اور بازو کا پھیلاؤ ۸ فٹ طول پایا گیا۔

بردہ فروشی

پنجاب کے ضلع جہلم اور راولپنڈی میں غیر شہری عورتوں کی فروخت کی منڈیاں بتائی جاتی ہیں۔ نامہ نگار پنجابی اس پر اکثر اوقات توجہ دلاتا ہے۔ کاش ان خبروں کی صحت کے لئے چند ایک لوگوں کا پتہ بھی بتایا جائے جو اس ناجائز تجارت کے مرتکب ہیں تاکہ پولیس کو سراغ لگانے میں آسانی ہو۔ امرتسر میں بھی بعض دھڑے تاڑے گئے ہیں۔ سراغرسانوں کو اس طرف خاص طور پر مائل کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ عالیہ کی کونسل میں اسی کے متعلق سوال پیش کرنے کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔ بعض ایک بدقماش لوگ ایسے بھی ہیں جو ایک ملک یا صوبہ کی عورتیں تجارت کی غرض سے دوسرے ملکوں میں لیجا کر انہیں خراب کرتے ہیں اور ان کی کمائی سے شکم پری کرتے ہیں۔ (ر)

بعض لوگوں نے تو اپنا پیشہ ہی اختیار کر لیا ہے جو نہایت قابل شرم کام ہے۔ (نورافشاں)

موم بتی کا درخت

عموماً وسط امریکہ اور خصوصاً پناما میں موم بتی کے درختوں کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ ان کے پھل موم بتی کی مانند ہوتے ہیں۔ اور ان کے پھلوں کی لمبائی دو سے چار فٹ تک ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک قسم کی چربی نکلتی ہے۔ جس سے روشنی کا کام لیا جاتا ہے۔ (دربار گزٹ)

مرغی کے انڈے

ڈیلی میل رقمطراز ہے مسٹر لے سین نامی ایک شخص کی مرغی نے ۸ سال کی عمر میں ۱۳۹۶ انڈے دے چکی ہے۔ حالانکہ ایک مرغی اپنی زندگانی میں ۱۰۰۰ سے زیادہ انڈے کبھی نہیں دے سکتی۔ واہ ری مرغی۔ (ر)

عمر رسیدوں کا ملک

بلغاریہ ٹرکی کا ایک صوبہ ہے جو چند سال سے آزادی حاصل کر چکا ہے۔ اگر اس ملک کو عمر درازی کا ملک کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا تمام ملک میں تیس لاکھ آدمی آباد ہیں حالانکہ ہندوستان کے صرف ایک ضلع میمن سنگھ میں چالیس لاکھ آدمی بستے ہیں۔ اس چھوٹے سے ملک میں دس آدمیوں کی عمر ۱۲۵ سال تجاوز کر گئی ہے۔ ۸۸ آدمیوں کی ۱۲۰ سال اور ۳۵۰ ہے ۴۲۲ آدمیوں کی عمر ۱۱۰ سے تجاوز کر گئی ہے۔ گزشتہ ماہ جنوری میں ایک زمیندار نے ۱۳۹ سال کی عمر میں انتقال کیا تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ بلغاریہ کے لوگ دہی کثرت سے کھاتے ہیں۔ اسلئے ان کی عمر دراز ہوتی ہے (پیسہ اخبار)

امریکہ میں طغیانی سے نقصان

امریکہ میں بارش کی کثرت سے ندی نالوں اور دریاؤں میں ایک طغیانی پہنچی۔ کہ جا بجا جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے۔ دریاؤں کے کنارے کھیتی اور درختوں کے علاوہ مکان بھی بہے جاتے ہیں۔ اب تک مال مویشی کے علاوہ ساٹھ کے قریب انسانی جانیں بھی ضایع ہو چکی ہیں۔ (ہمدرد)

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب-۴۰ر+
طالبان حق	کپتن فیبر صاحب ڈی-ڈی-۹ر+

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۲پائی
رومن اردو	”	۲پائی
گورمکھی	”	۲پائی
بچّوں کی پرورش	”	ار
تواریخ بائبل	”	عہ ر
حیاتِ مسیح	”	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	”	۸ر
سبد عزلبیں اُردو	”	ار
گورمکھی	”	ار

۱-اسلام میں مسیح ار	۴-وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲-ینابیع القرآن ۳ر	۵-آواگون یا آئندہ زندگی ار
۳-بائبل یا قرآن ۱۰ر	۶-تناسخ کا کھنڈن ۲؎ر

۷-سیر ہند معہ تصویرات اُردو عہ ر

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

۲-تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۴ر+

۳-دولت لازوال اُردو ۳ر-۵ر-۸ر+ رومن اُردو ۸ر+

۴-عزت بےمثال اُردو ۳ر-۵ر-۸ر+ رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ار+

۷-شادی کی بابت خیالات ار+

۸-سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۵۸ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی-یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے-بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے-قیمت فی جلد عہ ر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے-اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہوجاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا داڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہی۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہی قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی اٹک کا رخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹدوی نمبر ۹ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہی۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈ یور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +
چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہی۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فینسی لادیان مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلو لوی نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لیڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ
ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸۴ کسٹم ہاؤس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سوجاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول ستانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گل ہی میں مقدار اور وزن میں گولیاں ہمارا ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لنڈ میں پیدا ہوجاتا ہی یہہ دوا لنڈ میں اسکو باہر کر دیتا ہی۔ درد ریاح جیسے ٹیس جھٹک چمک رگوں میں اٹھریں۔ کسی کسی سے جوڑوں میں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہو جاتا ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ ر آنہ +

المشتہر
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۹ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہی اور قریباً آدھہ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دوراشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھہ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرآنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھہ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ ر +

ملنے کا پتہ۔ گوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واعلی برادرز چھپا